50718 ـ کیا ہر دو رکعت تراویح کے بعد کوئی مخصوص ذکر ہے ؟

سوال

کیا ہر دو رکعات تراویح کے بعد کوئی مخصوص اور معین ذکر ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ذکر و اذکار عبادات میں سے ہیں، اور عبادات میں اصل ممانعت ہے لیکن اس عبادت کے وجوب یا استحباب کی دلیل ملنے پر کی جا سکتی ہے اور کسی عبادت کے ساتھ یا عبادت سے پہلے اور بعد میں ذکر کرنا جائز نہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ راتوں کو قیام کیا، اور صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اکٹھے اور علیحدہ علیحدہ بھی قیام کیا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی، اور ان سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے ہر سلام پھیرنے یا دو سلام یعنی تراویح کی چار رکعات ادا کرنے کے بعد کوئی مخصوص اور معین ذکر کیا ہو، اور علماء کرام کا تراویح کی رکعات کے درمیان صحابہ کرام سے اجتماعی ذکر کا نقل نہ کرنا، اور صحابہ کے بعد بھی کسی سے نقل نہ کرنا اس کے غیر صحیح ہونے کی دلیل ہے.

کیونکہ علماء کرام تو اس طرح کے ظاہری معاملہ سے بھی خفیف اور کم چیز کو نقل کرتے تھے، اور عبادات امور میں سب سے بہتر اور اچھا طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور صحابہ کرام کی پیروی ہے، عبادات میں وہی کام کرنا چاہیے جو انہوں نے کیا اور جسے انہوں نے ترک کیا ہمیں بھی وہ ترک کرنا ہو گا.

لیکن یہ ہے کہ تراویح کے رکعات کے درمیان نمازی کے لیے تلاوت قرآن، یا اللہ عزوجل کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور یہ بھی بغیر کسی آیت یا سورۃ اور ذکر کی تخصیص کے ہو، اور اس میں سب یک زبان ہو کر نہ ذکر نہ کریں، اور نہ ہی امام یا کسی دوسرے شخص کی قیادت میں، کیونکہ شریعت مطہرہ میں ایسا کرنا ثابت نہیں، اور عبادات کی کمیت اور کیفیت اور اس کے اوقات اور جگہ اور سبب اور اس کے طریقہ میں اصل توقیف یعنی جس طرح شریعت میں ثابت ہے اسی طرح کرنا ہو گی.

شیخ محمد العبدری جو کہ ابن الحاج کے نام سے مشہور ہیں اپنی کتاب " المدخل " میں لکھتے ہیں:

نماز تراویح کی چار رکعت کے بعد ذکر کرنے کے متعلق فصل:

اور اسے - یعنی امام - کو چاہیے کہ وہ اس ذکر سے اجتناب کرے جو انہوں نے ہر چار رکعات کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا ایجاد کر لیا ہے، اور یك زبان ہو کر کرتے ہیں؛ کیونکہ یہ سب کچھ بدعت ہے، اور اسی طرح وہ مؤذن کو تراویح کی چار رکعت کے ذکر کے بعد " اللہ تم پر رحم کرے نماز " کے الفاظ کہنے سے بھی منع کرے، کیونکہ یہ بھی نئی ایجاد کردہ بدعت ہے، اور دین میں کوئی نیا کام ایجاد کرنا ممنوع ہے.

اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس کے بعد ان کے خلفاء راشدین اور پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ ہے، اور کسی سلف سے بھی اس کا ذکر نہیں ملتا کہ انہوں نے یہ فعل کیا ہو، لہذا جو انہیں کافی تھا وہ ہمیں بھی کافی ہے.

دیکھیں: المدخل (2 / 293 ـ 294).

مزید تفصیل اور فائدہ کے حصول کے لیے آپ سوال نمبر (10491) اور (21902) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .